❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

(تقریر نمبر 1 بابت خلافتِ اُولیٰ)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ(التوبہ:128)

وہ عکس بن کے مری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

معزز سامعین! میری آج گزارشات کا عنوان ہے۔ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

ایک مشہورِ زمانہ شاعر جناب ظہیر دہلوی کا شعر ہے جس سے شاعر موصوف خوب شہرت سمیٹی وہ شعر یوں ہے۔

چاہت کا جب مزا ہے کہ وہ بھی ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

شاعر نے اِس شعر میں مجازی محبت کا احوال بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ محبت اور چاہت تو اُس وقت عروج کو چھوتی ہیں کہ جب مُحِبّ بھی بے قرار ہو اور محبوب میں بھی محبت اور عشق جوش مار رہا ہو۔ یکطرفہ محبت نہ ہو تب جا کر محبت کی جو آگ دونوں طرف سے لگے تو کمال ہے۔ شاعر نے تو استعارۃً محبت کا اظہار کیا ہے کہ کاش! دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی لیکن روحانی دنیا میں محبت نہ یکطرفہ ہوتی ہے اور نہ ہی کسی افسوس، کاش کہنے اور افسردگی و شرمندگی کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس شعر کو ذرا تظمین کے ساتھ یوں اگر پڑھا جائے کہ ”دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی“۔ کہ یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ محب اور محبوب، عاشق اور معشوق دونوں اطراف میں محبت کے شعلے برابری کی سطح پر روشن ہو کر بلند ہو رہے ہیں۔ یہ کیفیت انبیاء، اولیاء، فقراء اور اُن کے متبعین کے درمیان اکثر دیکھنے کو ملتی ہے۔ اگر اِس اصول کو ہم جماعتِ احمدیہ میں خلیفۃُ المسیح اور مؤمنین کی جماعت پر لاگو کریں تو یہ مضمون کھل کر سامنے آتا ہے کہ خلیفۃُ المسیح دنیا میں پھیلے کونے کونے میں موجود ہر احمدی سے محبت کرتے، اُس کے لئے دعا کرتے ہیں تو مد مقابل وہ احمدی بھی اپنی جان، مال، وقت اور عزّت کو اپنے آقا کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

یہی وہ نعت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت 128 میں بیان کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اُسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اُٹھاتے ہو اور وہ تُمہارے لئے خَیر کا بہت بھوکا ہے۔ مؤمنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اِسی مضمون کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بشارت دیتے ہوئے بیان فرمائی کہ

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 1855)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں اور تم اُن کے لیے دعائیں کرتے ہو اور تمہارے بدترین لیڈر وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔

سامعین! خلافتِ احمدیہ کے 117 سالہ مبارک دَور خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کے تعلق کے حوالہ سے اتنا ایمان افروز ہے کہ اِس کو ایک تقریر میں سمونا مشکل ہے۔ لہذا اِس ایمان افروز داستان کو دو تین تقاریر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے خلافتِ اولیٰ میں خلیفۃُ المسیح کی احبابِ جماعت سے محبت اور احبابِ جماعت کی اپنے پیارے خلفاء سے عشق اور وفا کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الاولؓ کے زمانہ میں ہندوستان کے علاقہ حیدر آباد دکن میں سیلاب آیا۔ جس میں جماعت کے کچھ لوگ بھی متاثر ہوئے۔ حضورؓ بے قرار ہو گئے اور اس زمانہ میں متواتر تاریں دے کر احباب کی خیریت دریافت کی۔ پھر بھی تسلی نہ ہوئی تو خاص طور پر ایک آدمی کو بھیجا۔ عام طور پر آپ جماعت کے لیے دعاؤں میں مصروف رہتے تھے مگر جمعہ کے دن، جمعہ کے بعد مغرب تک خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ایڈیٹر الحکم کی گواہی ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جب آپؓ کے پاس ڈاک آتی ہے تو ایک ایک خط کو آپؓ اپنے ہاتھ میں لے کر دعا کرتے۔

(حیات نور صفحہ 422)

ایک رات حاکم دین صاحب نے بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا تو حضورؓ نے دعا کر کے کھجور دی۔ انہوں نے جا کر بیوی کو کھلا دی تو تھوڑی دیر بعد ہی وہ صحت یاب ہو گئی اور دونوں سو گئے مگر حضورؓ ساری رات دعا میں لگے رہے۔ صبح حاکم دین صاحب نے حضورؓ کو بتایا تو حضورؓ نے فرمایا: رات کو مجھے بھی بتا دیتے تو مَیں بھی کچھ دیر سو جاتا۔

(الفضل انٹرنیشنل 24/ مئی 2019ء)

حضورؓ 1910ء میں گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو جماعت کے لیے قیامت کا لمحہ تھا۔ گھر کے باہر مردوں اور عورتوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ فرمایا:

اِن سب سے کہہ دو کہ مَیں گھبراتا نہیں سب اپنے نام لکھوا دیں اور گھروں کو چلے جائیں۔ مَیں ان کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔

(حیات نور صفحہ 472)

سامعین! اب ایک ایسے وفادار فدائی کا واقعہ سنتے ہیں جس نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْم کی تاریخ رقم کی۔ لکھا ہے کہ حضرت مولوی غلام نبی مصریؓ، حضرت خلیفۃُ المسیح الاولؓ کے شاگرد اور مدرسہ احمدیہ قادیان کے استاد تھے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الاولؓ کتابوں کے عاشق تھے کسی کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کتاب صرف مصر کے کسی کتب خانہ میں موجود ہے دنیا میں کہیں اور کسی جگہ دستیاب نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اِس خواہش کا اظہار کیا اے کاش! یہ کتاب ہمیں دستیاب ہو جائے۔ شاگرد نے استاد کی بات سنی، سفر کی اجازت چاہی اور مصر روانہ ہو گئے۔ کوئی زادِ راہ پاس نہ تھا۔ توکّل کا دامن پکڑا اور چل پڑے۔ راہ میں کسی مریض کا علاج کرنے کا موقع میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو شفایاب کیا تو اُس کے والی وارثوں نے ایک قیمتی کمبل اُن کی نذر کیا۔ بمبئی پہنچے تو ایک جہاز عدن جا رہا تھا۔ کمبل بیچا تو کرایہ کی رقم میسر آگئی۔ عدن پہنچ گئے وہاں سے ایک قافلہ کے ساتھ مصر چل پڑے۔ پیدل چلے جاتے تھے۔ مسافروں کا سامان اُٹھانے اور اونٹوں پر اُتارنے لادنے کا کام کرتے تھے۔ کھانا میسر آجاتا۔ آخر مصر جا پہنچے۔ کھجوروں کی گٹھلیاں چنتے بیچتے تو دو وقت کا کھانا میسر آجاتا۔ لائبریری میں کتاب موجود تھی مگر اس کو قلم سے نقل کرنے کی اجازت نہ تھی، پنسل سے نقل تیار کرتے۔ گھر پہنچ کر سیاہی سے اُسے روشن کرتے اور اپنے مرشد کی خدمت میں بھیج دیتے۔ کئی سالوں میں کام مکمل ہوا۔ درمیان میں یہ آزمائش بھی آئی کہ کتب خانہ والوں نے کتاب کو پنسل سے نقل کرنے کی اجازت منسوخ کر دی۔ مولوی صاحب نے کتاب حفظ کرنا شروع کر دی۔ جتنا حصہ حفظ کرتے گھر پہنچ کر لکھ لیتے۔ کئی برسوں میں یہ کام مکمل کیا۔ واپسی کا حکم ہوا تو اسی طریق سے واپس آگئے۔

(الفضل 4/ جولائی 2015ء)

کیا آج کی دنیا میں اِس جیسا سمجھدار اور عقلمند فدائی اور شیدائی خلافت احمدیہ سے باہر نظر آسکتا ہے۔ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃُ المسیح الاولؓ کو حقہ سے سخت نفرت تھی۔ آپؓ نے 1912ء میں ایک خطاب میں تمباکو نوشی چھوڑنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

(الحکم 28/ فروری 1912ء)

حضور کی یہ نصیحت نہایت مؤثر اور کار گر ثابت ہوئی۔ بہت سے آدمیوں نے حقہ نوشی سے توبہ کرلی اور حقے ٹوٹ گئے۔ جو سگریٹ نوشی کے عادی تھے۔ وہ اپنی توبہ کی درخواستیں پے در پے بھیج رہے ہیں۔ بعض کو اس قبیح عادت کے ترک سے تکلیف بھی ہوئی ہے۔ حضورؓ نے ان کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا ہے کہ جب حقہ کی خواہش پیدا ہو توچند کالی مرچیں منہ میں رکھ لو۔ بہر حال اب یہ بلا ہمارے مدرسہ سے رخصت ہونے کو ہے بلکہ ہو چکی ہے۔

(الحکم 14/ فروری 1912ء صفحہ 8)

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآنِ مجید کے اسماء، افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔ مولوی ارجمند خان صاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارھواں پارہ آیا جو مَیں نے پیش کر دیا۔ ایک بار آپؓ نے 12/ دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اڑھائی اڑھائی پارے یاد کر لیں۔ اس طرح سب مل کر حافظِ قرآن بن جائیں۔

(تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء)

سامعین! حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے آنے والی نسل کو اس خدائی امانت کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے پاس رہی اور جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے خدمت کی۔ اب حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت آپ کے سپرد ہے۔ اس کا حق ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ پس دیکھنا اسے اپنے سے عزیز رکھنا اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

(اصحاب احمد جلد نمبر 9 صفحہ 279)

حضرت شیخ محمد اسماعیل سرساوی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

ہم نے خلافت کی حقیقت کو سمجھا تھا کہ خلافت ہی ایسی ضروری ہے کہ جس کے بغیر اسلام کی حفاظت ہو نہیں سکتی۔ پس ہم نے اپنے وقت میں اپنے خلیفہ کی بھی حفاظت کماحقہ کر کے دکھادی تھی اور حفاظت بھی کماحقہ کر کے اپنے پیارے خدا کی خوشنودی حاصل کر لی تھی۔ اب ہم تو بوڑھے ہو گئے اور ہڈیاں بھی ہماری کھوکھلی ہو گئیں۔ ٹھوکریں ہی کھاتے رہے اور ٹھوکریں کھاتے ہی اس دنیا سے گزر جائیں گے۔ اب تمہارا نوجوانوں کا ہی کام ہے کہ آگے آگے قدم رکھو اور اپنے پیارے خلیفہ کی بھی حفاظت کرو اور خلافت کی بھی حفاظت کرو۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 78)

خلافت ہمارے گھروں کا دیا ہے
یہ انمول تحفہ خدا کی عطا ہے
خلافت کی برکت سے سب کچھ ہے حاصل
یہ برکت کا دیا ہمیشہ جلا ہے

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم عبد السمیع خان صاحب آف کینیڈا کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡